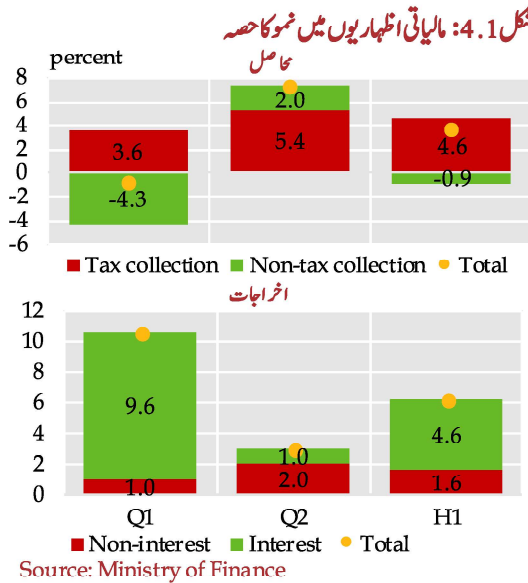


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی توازن میں بلند فاضل درج کیا گیا، کیونکہ محاصل کی وصولی میں ہونے والی نمو غیر سودی اخراجات کی کمزور رفتار کے اثر کو زائل کرنے کے لیے کافی مضبوط تھی۔ اگرچہ پہلی ششماہی میں ایف بی آر ٹیکس کی وصولی تقریباً ہدف کے مطابق رہی، تاہم پہلی سہ ماہی میں سال بسال کمی کے بعد دوسری سہ ماہی میں نان ٹیکس محاصل میں زبردست اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود، مالیاتی خسارہ تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہا کیونکہ بالخصوص پہلی سہ ماہی میں، بلند مارک اپ ادائیگیوں نے بنیادی توازن میں حاصل ہونے والے فوائد کو زائل کر دیا۔ اس کے نتیجے میں سرکاری قرضوں کے اسٹاک میں اضافہ ہوا؛ اگرچہ، اس کی رفتار گزشتہ برس کے مقابلے میں سست رہی، جس کی بنیادی وجہ بینکاری نظام میں حکومت کے اضافی ڈپازٹس کا پست حجم اور روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضوں پر نو قدر پیمائی فوائد تھے۔ لچکدار مارک اپ پر مبنی طویل مدتی آلات کے ذریعے قرضوں میں ہونے والے بلند اضافے کے باعث، حکومت کی نوقیمت بندی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

دوران بنیادی فاضل میں 17.7 فیصد بہتری درج کی گئی۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران جمع ہونے والا فاضل 0.7 فیصد رہا جو 17 سال کی بلند ترین سطح تھی۔¹



اہم بات یہ ہے کہ، مارک اپ ادائیگیاں، جن میں پہلی سہ ماہی کے دوران نمایاں سال بسال اضافہ ہوا تھا، دوسری سہ ماہی میں مستحکم (گوکہ بلند سطح پر) ہو گئیں۔

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی سرگرمیوں میں اضافے اور غیر سودی اخراجات میں سست روی نے مجموعی مالیاتی صورت حال کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کی۔ لاک ڈاؤن میں نرمی اور معاشی سرگرمی دوبارہ شروع ہونے کے بعد پہلی سہ ماہی کے دوران محاصل کی رفتار بڑھنا شروع ہو گئی تھی جسے دوسری سہ ماہی میں ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں ذرائع سے وصولیاں بڑھنے کی بنا پر مزید تقویت ملی (شکل 4.1)۔ اگرچہ ملکی اشیا سازی اور درآمدات کی رفتار بڑھنے سے ٹیکس وصولیوں میں اضافہ ہوا، تاہم اسٹیٹ بینک کے بقیہ فاضل منافع کی منتقلی اور پیٹرولیم لیوی کے تحت محاصل میں جاری نمو کو نان ٹیکس وصولیوں میں بہتری کی وجہ قرار دیا گیا۔ اخراجات کے لحاظ سے، حکومت نے غیر سودی اخراجات پر قابو رکھا؛ لہذا اخراجات میں مجموعی اضافہ بنیادی طور پر اس مدت کے دوران مارک اپ خرچ کی وجہ سے ہوا۔

اس کے نتیجے میں، پورے سال کے تخمین کردہ خسارے کے مقابلے میں مسلسل دوسری سہ ماہی میں بنیادی فاضل درج کیا گیا۔ اگرچہ گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں فاضل کا حجم کافی کم تھا، تاہم اس کا اضافہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی سے کہیں زیادہ تھا (شکل 4.2)۔ چنانچہ، مجموعی بنیاد پر، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے

¹ مالیاتی اظہاریوں کی کارکردگی کا اندازہ کرنے کے لیے منصوبہ بندی کمیشن برائے مالی سال 21ء برائے نام جی ڈی پی (مارکیٹ قیمت پر) استعمال کرتا رہا ہے۔

اگرچہ بیرونی قرضے میں معمولی اضافہ ہوا (روپے کے لحاظ سے)، تاہم سرکاری قرضے میں ہونے والے معمولی اضافے میں ملکی قرضے کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ ملکی قرضے کا تقریباً دو تہائی اضافہ خسارے کی مالکاری کے لیے تھا، جبکہ باقی ماندہ ڈپازٹس / سیالیت کی ترجیحی سطح برقرار رکھنے میں استعمال ہوا۔

سرکاری مالی انتظام میں اصلاحات اور ایف بی آر کی کاوشوں سے حاصل ہونے والے فوائد

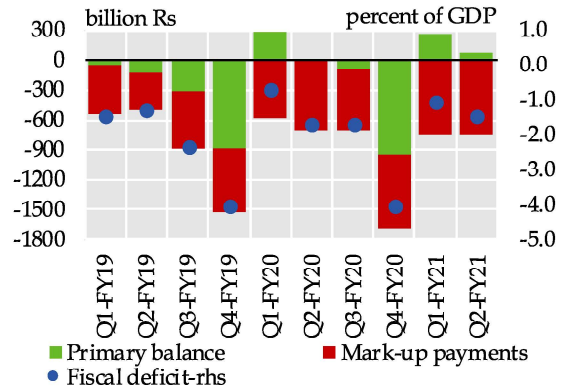
مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی شعبے میں ہونے والی پیشرفت دو پہلوؤں سے اہم تھی۔ اول، مالی سال 20ء کی طرح مالیاتی نظم پر عمل درآمد کے علاوہ، مالی سال 21ء کے بجٹ میں کووڈ 19 سے متعلق اخراجات اور پسماندہ زمروں کی مدد کے لیے بھی انتظامات کیے گئے۔ نیز، معیشت کو تحریک دینے کے لیے حکومت نے سکیم ڈیویوں کو کم کیا اور تعمیر سے متعلق مراعات کا اعلان کیا۔ پورے سال کے بنیادی توازن کے میزانیہ خسارے (جی ڈی پی کا 0.5 فیصد) میں ان رقوم کی عکاسی ہوئی۔

جیسا کہ سامنے آیا، اگرچہ سماجی منتقلیوں اور دیگر امدادی اقدامات سے حکومت کے اخراجات میں اضافہ ہوا، ٹیکسوں کی وصولی میں سرگرمی کی بنا پر بڑھنے والی رفتار اور غیر سودی اخراجات پر پابندی ان کے انجذاب کے لیے کافی مضبوط تھی (شکل 4.3)۔ درحقیقت، ایف بی آر نے اپنے ششماہی ہدف کو تقریباً حاصل کر لیا، جبکہ پہلی ششماہی میں حاصل کیا گیا پورے سال کی وفاقی وصولیوں (حقیقی یا میزانیہ) کا تناسب گزشتہ تین برسوں کی اوسط کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند رہا۔

دوم، ایف بی آر کی انتظامی کاوشیں اور سرکاری مالی انتظام (پی ایف ایم) کی اصلاحات پر پیشرفت، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں نمایاں ہونا شروع ہو گئی۔ ایف بی آر کے محاذ پر، عندالطلب وصولیوں میں تیزی سے اضافہ ایک اہم پیشرفت تھی۔ اگرچہ ابھی تک وصولیوں کا حجم پست ہے، تاہم اس پیش رفت سے

مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اس سے مجموعی مالیاتی صورت حال (نیز محاصل کے توازن) کو بہتر بنانے میں مدد ملی؛ درج شدہ خسارہ گزشتہ برس کے مقابلے میں 7.8 فیصد کم رہا۔² نتیجتاً، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 2.5 فیصد پر تھم گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کی سطح کے تقریباً برابر تھا۔ نیز، پہلی ششماہی کا خسارہ پورے سال کے تخمینہ کردہ خسارے کا 35 فیصد تھا۔ یہ گزشتہ تین برسوں کے مقابلے میں بہتر تھا، جب پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً پورے سال کے خسارے کا تقریباً 41 فیصد درج کیا گیا تھا۔

شکل 2.4: مالیاتی خسارے کے اجزائے ترکیبی



Source: Ministry of Finance

اس کے نتیجے میں، جولائی تا دسمبر مالی سال 21ء کے دوران سرکاری قرضے اکٹھا ہونے کی رفتار تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہی، تاہم سالانہ بنیاد پر، اس کی نمو دسمبر 2019ء کے 22.8 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2020ء میں کم ہو کر 11.1 فیصد یعنی تقریباً نصف رہ گئی۔ جبکہ سرکاری قرضوں اور جی ڈی پی تناسب میں نسبتاً معتدل سالانہ اضافہ (1.4 فیصدی درجے) ہوا اور یہ دسمبر 2020ء کے اختتام پر 82.2 فیصد ہو گیا، جبکہ ایک سال قبل 8.5 فیصدی درجے اضافہ ہوا تھا۔³

² محاصل کا توازن، جو مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں 396.4 بلین روپے رہا، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہو کر 344.3 ارب روپے رہ گیا۔

³ یہ بھی قابل غور ہے کہ دسمبر 2019ء کے آخر میں 80.8 فیصد کو چھو جانے کے بعد، مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب مزید بڑھ کر جون 2020ء کے آخر میں 87.2 فیصد ہو گیا تھا، جو مالی صورت حال پر کووڈ 19 کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ اختتام جون اور اختتام دسمبر 2020ء کے تناسب میں کی بنیادی طور پر جی ڈی پی کے تخمینے میں فرق کی وجہ سے ہے: دسمبر 2020ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے، یہ تناسب مالی سال 21ء کے لیے حکومت کے برائے نام جی ڈی پی ہدف پر مبنی ہے، جبکہ اختتام جون 2020ء کے لیے، تناسب مالی سال 2020ء کے لیے جی ڈی پی کے تخمینوں پر مبنی ہے۔

دوم، ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی یا منصوبے کی میعادوں پر سمجھوتہ کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف معیشت کی پیداواری (اور قرض کی ادائیگی) استعداد میں نمو محدود ہو جاتی ہے، بلکہ یہ نجی سرمایہ کاری کی راہ میں بھی رکاوٹ ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، تاخیر سے تعمیراتی کام کی لاگت میں اضافے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اس تناظر میں، متعلقہ وزارتوں میں استعداد کی کمی دور کرنے کی ضرورت ہے، جس سے پراجیکٹ سے متعلقہ کاموں کو تیز کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

حتیٰ طور پر، سرکاری قرضوں کے انتظام کے سلسلے میں دشواریاں بڑھ گئی ہیں۔ وفاقی محاصل کا تقریباً نصف حصہ سودی ادائیگیوں کی مد میں چلا جاتا ہے اور یہ وفاقی اخراجات جاریہ کے 53 فیصد پر مشتمل ہیں۔ نیز، قرضوں کے نئے آلات کے پکھلدار مارک اپ پر اجرانے حکومت کے لیے نو قیمت بندی کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔

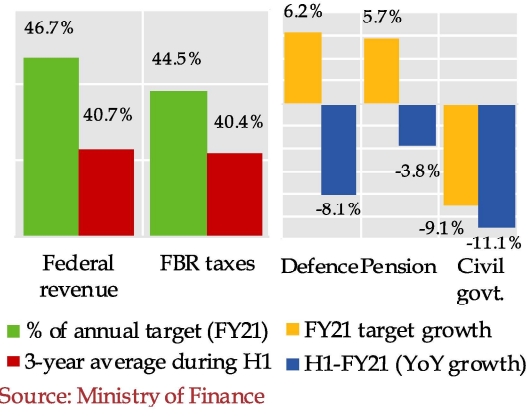
اس تناظر میں، حکومت کو اپنی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لینا چاہیے اور واضح طور پر متعین کردہ میعادوں کے ساتھ ایک قابل عمل قلیل اور وسط مدتی حکمت عملی وضع کرنا چاہیے۔ اگرچہ گزشتہ دو برسوں کے دوران، اصلاحات کے منتخب شعبوں میں پیشرفت دیکھنے میں آئی ہے، تاہم وہ شعبہ جس میں سب سے زیادہ سخت اصلاحات کی ضرورت ہے وہ محاصل کی محدود اساس ہے۔ قلیل مدتی حکمت عملی میں، حکومت کو ٹیکس کے موجودہ فرق کو دور کرنے کے لیے رعایتوں کو دور کرنے یا ان میں اضافے پر توجہ دینی چاہیے۔ پھر وسط تا طویل مدتی حکمت عملی میں، اس کو معیشت کی دستاویزیت میں بہتری لانے کے طریقے تشکیل دینے چاہئیں۔ اس ضمن میں، قیمتی اشیاء کی فروخت پر کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ دکھانے پر مزید زور دینے سے، مدد مل سکتی ہے۔ مزید برآں، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو بھی زراعت اور خدمات کے شعبوں سے محاصل اکٹھا کرنے کے لیے اجتماعی طور پر قابل عمل حکمت عملی وضع کرنا چاہیے۔

4.2 وفاقی محاصل

معاشی سرگرمی میں اضافے کے بعد، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی محاصل میں 3.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 40.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ نمو مکمل طور پر ٹیکس محاصل میں ہوئی، جس نے اسٹیٹ

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بورڈ ممکنہ ٹیکس دہندگان کو جاری کردہ نوٹسز پر بازاریابی کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ مزید برآں، دسمبر 2020ء کے اختتام تک گوشوارے بھرنے والے ٹیکس دہندگان کی تعداد گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 6.0 فیصد زیادہ تھی۔

شکل 4.3: مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی کارکردگی



اسی طرح، اخراجات پر بھی پی ایف ایم اصلاحات کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ بالخصوص گزشتہ برس کے مقابلے میں حکومت کے پنشن اور انتظامی اخراجات میں کمی سے خاص طور پر واضح ہے۔ غالباً پروٹوکول (سفر سے متعلق، وغیرہ) میں کمی، بہتر حسابی طریقوں اور نگرانی نے اخراجات پر قابو پانے میں مدد کی۔

تاہم زد پذیری کی مسلسل موجودگی اصلاحات کے عمل میں تیزی کی متقاضی رہی

محاصل کی وصولی میں بہتری کے باوجود، یہ امر قابل غور ہے کہ ٹیکس اور جی ڈی پی کا مجموعی تناسب ابھرتی ہوئی معیشتوں کی پست ترین شرحوں میں شامل رہا ہے۔ مزید برآں، ٹیکسوں کا تقریباً 87 فیصد اب بھی بالواسطہ طریقے (بشمول ود ہولڈنگ ٹیکس) کے تحت اکٹھا کیا جا رہا ہے، جس میں سے تقریباً 60 فیصد درآمدات سے متعلق وصولیوں پر مرکوز ہے۔ حتیٰ کہ باضابطہ شعبے میں بھی رعایتوں اور استثنا مناسب وصولی اور محاصل کی اساس کے تنوع میں رکاوٹ ہیں۔

جدول 4.1: مجموعی مالیاتی اظہار

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	سال بسال نمو	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء
1,872.4	1,742.9	1,478.7	1,489.0	3.7	38.9	3,351.2	3,231.9	1- مجموعی حاصل (الف + ب)
1,333.5	1,239.0	1,122.4	1,068.8	6.4	16.4	2,455.9	2,307.8	(اے) ٹیکس حاصل
1,199.4	1,129.0	1,010.6	964.4	5.6	16.6	2,210.0	2,093.4	دفاقی
134.1	109.9	111.8	104.5	14.7	14.2	245.9	214.4	صوبائی
538.9	503.9	356.3	420.2	-3.1	168.7	895.3	924.1	(ب) نان ٹیکس
511.7	474.9	336.3	389.3	-1.9	174.6	848.0	864.2	دفاقی
27.2	29.0	20.0	30.9	-21.2	104.8	47.2	59.9	صوبائی
2,526.0	2,451.6	1,963.1	1,775.1	6.2	25.9	4,489.1	4,226.6	2- مجموعی اخراجات (الف + ب + ج)
1,792.9	1,742.1	1,221.0	1,203.4	-8.9	-20.2	3,013.9	2,945.5	غیر سودی اخراجات
2,216.8	2,139.2	1,812.6	1,582.2	8.3	24.7	4,029.3	3,721.4	(الف) جاری اخراجات
733.1	709.5	742.1	571.7	15.1	46.1	1,475.2	1,281.2	جس میں: مارک اپ ادائیگیاں
262.1	286.9	224.5	242.6	-8.1	10.4	486.6	529.5	دفاقی
1,792.9	1,742.1	1,221.0	1,203.4	2.3	18.8	3,013.9	2,945.5	نان مارک اپ
242.6	326.1	215.2	147.2	-3.3	28.1	457.9	473.3	(ب) ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
66.6	-13.7	-64.7	45.7	-94.1	884.3	1.9	32.0	(ج) شماریاتی تضاد
-653.6	-708.7	-484.3	-286.0	14.4	-3.4	-1,137.9	-994.7	3- مجموعی بیٹ تو ازن
79.5	0.8	257.7	285.7	17.7	-287.0	337.2	286.5	4- ابتدائی توازن
653.6	708.7	484.3	286.0	14.4	-3.4	1,137.9	994.7	5- مالکاری (الف + ب)
293.1	347.1	161.4	166.5	-11.5	135.6	454.4	513.6	(الف) بیرونی (خالص)
360.5	361.6	323.0	119.5	42.1	-40.7	683.5	481.1	(ب) ملکی (خالص)
40.1	196.9	92.1	242.5	-69.9	87.5	132.2	439.4	نان بینک
320.4	164.7	230.8	-123.0	1,220.8	-92.8	551.3	41.7	بینک

ماخذ: وزارت خزانہ

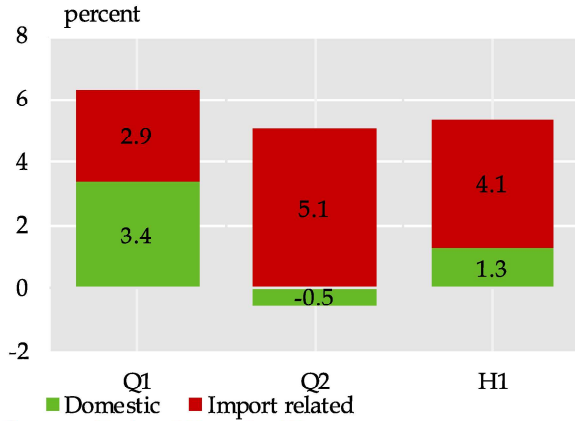
مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں، بلا واسطہ ٹیکسوں میں نمو غالب رہی۔ نیز، بالواسطہ ٹیکسوں میں، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں درآمدات سے متعلق وصولیاں نمایاں طور پر بڑھ گئیں (شکل 4.4 اور 4.5)۔

ایف بی آر کی وصولیاں

ایف بی آر ٹیکس کی وصولی میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران وسیع البنیاد اضافہ دکھائی دیا اور اس نے مدت کے لیے اپنا ہدف تقریباً حاصل کر لیا (شکل 4.6) مزید برآں، مالی سال 21ء کے آخری چار مہینوں میں ایف بی

بینک اور پی ٹی اے کے منافع میں سست روی کی بنا پر نان ٹیکس حاصل میں ہونے والی کمی کے اثر کو پوری طرح زائل کر دیا۔ تاہم، یہ بات قابل غور ہے کہ نان ٹیکس حاصل میں کمی بنیادی طور پر پہلی سہ ماہی تک مرکوز تھی، کیونکہ گذشتہ مالی سال کے بقیہ فاضل منافع کی وجہ سے مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں ان میں سال بسال اضافہ درج کیا گیا تھا۔ دوسری طرف، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کی ٹیکس وصولیوں میں یکساں طور پر اضافہ ہوا تھا، حالانکہ دونوں سہ ماہیوں میں ٹیکسوں کے اجزائے ترکیبی میں نمایاں تبدیلیاں ہوئیں۔ خاص طور پر، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں، مجموعی طور پر ٹیکسوں میں زیادہ تر اضافہ بالواسطہ وصولیوں سے ہوا، جبکہ

شکل 4.5: بالواسطہ ٹیکسوں میں نمو کا حصہ - مالی سال 21ء

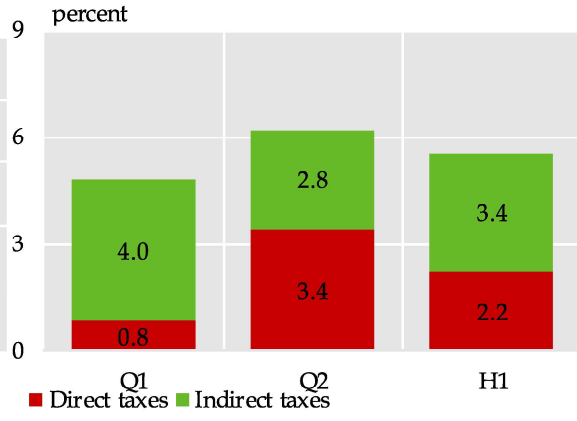


Source: Federal Board of Revenue

خام تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور 1600 سے زیادہ ٹیرف لائنوں (بنیادی طور پر خام مال کی اشیاء جن میں کیمیکلز، چمڑا، ٹیکسٹائل اور کھاد شامل ہیں) پر اضافی سکیم ڈیوٹی میں چھوٹ کے باوجود یہ نمو ہوئی۔ تاہم، لوہے اور فولاد، غذائی اشیاء اور گاڑیوں میں بلند وصولیوں کی وجہ سے ان کا اثر زائل ہو گیا (شکل 4.7)۔

لوہے اور فولاد کے ضمن میں، تعمیراتی صنعت میں نمو (جس کا اظہار سیمنٹ کی بلند ملکی ترسیل سے ہوتا ہے) نے درآمدات کو بڑھا دیا ہے۔ اگرچہ فولاد کی تیار شدہ مصنوعات کی طلب بھی مستحکم رہی، تاہم اسکرپ کی درآمدات میں اضافہ زیادہ نمایاں تھا، جو ملکی فولاد کی صنعت میں تیزی کی عکاسی کرتا ہے۔ نتیجتاً، درآمدی مرحلے میں سیلز ٹیکس اور سکیم ڈیوٹی دونوں میں بلند وصولیاں درج کی گئیں۔ گاڑیوں کی صورت میں بھی، مکمل ساختہ یونٹوں اور علیحدہ علیحدہ پڑزوں دونوں کی درآمدات میں اضافہ مستحکم رہا۔ مکمل ساختہ یونٹوں میں نمو زیادہ نمایاں (127 فیصد سال بسال) تھی، کیونکہ نووارد ابتدائی طور پر بیرون ملک تیار کردہ یونٹس کے ذریعے منڈی میں داخل ہوئے تھے، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ علیحدہ علیحدہ

شکل 4.4: وفاقی ٹیکسوں میں نمو کا حصہ - مالی سال 21ء



Source: Ministry of Finance

آر ٹیکس وصولی میں مضبوط سال بسال نمو متوقع ہے، جس کی وجہ گزشتہ برس کا پست اساسی اثر ہے۔⁴

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں میں وسیع البنیاد اضافہ ہوا

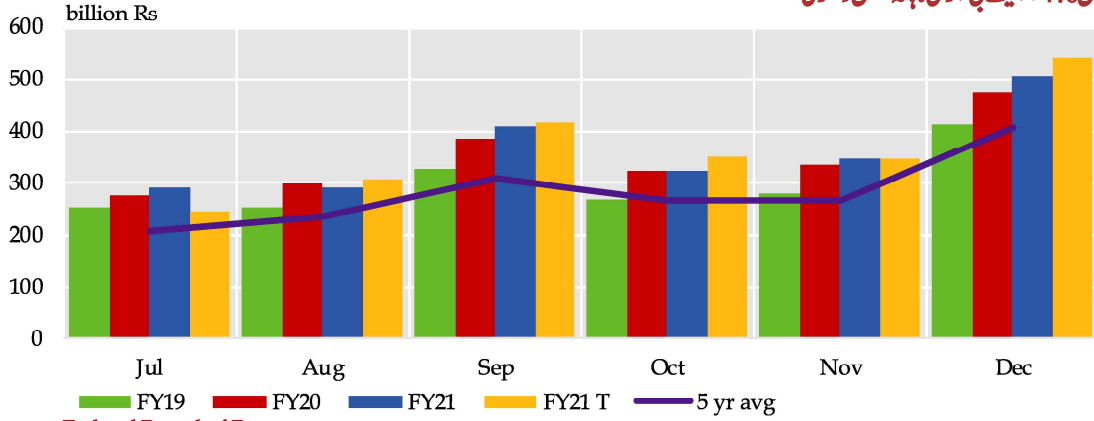
بجٹ میں اعلان کردہ متعدد اقدامات کی وجہ سے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں میں 16.7 فیصد نمو ہوئی تھی، جن کی رفتار مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں مزید بڑھ گئی۔ جبکہ خام مال کی درآمد کے لیے متعدد صنعتوں (بشمول تعمیرات) کو مراعات دینے کے باوجود زیر جائزہ مدت کے دوران ان وصولیوں میں سال بسال 5.4 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ درآمدات سے متعلق اور ملکی ٹیکس دونوں نے اس نمو میں یکساں طور پر حصہ لیا۔ اس کارکردگی کو ملکی معیشت کی بحالی، چینی اور بجلی کی بلند قیمتوں اور تعمیراتی صنعت (بالخصوص لوہے اور فولاد) میں خام مال کی بلند طلب سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات سے متعلق ٹیکس، جن کا بالواسطہ ٹیکسوں میں تقریباً 60 فیصد حصہ ہے، میں 6.9 فیصد سال بسال نمو درج کی گئی۔⁵

⁴ ایف بی آر نے جولائی تا جنوری مالی سال 21ء کے 2550 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 2570 ارب روپے جمع کیے ہیں۔ اس مدت میں ٹیکس حاصل میں 6.4 فیصد نمو ہوئی۔ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 2416 ارب روپے جمع کیے گئے تھے۔

⁵ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی روپیہ مالیت میں 10.2 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ گزشتہ برس 0.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

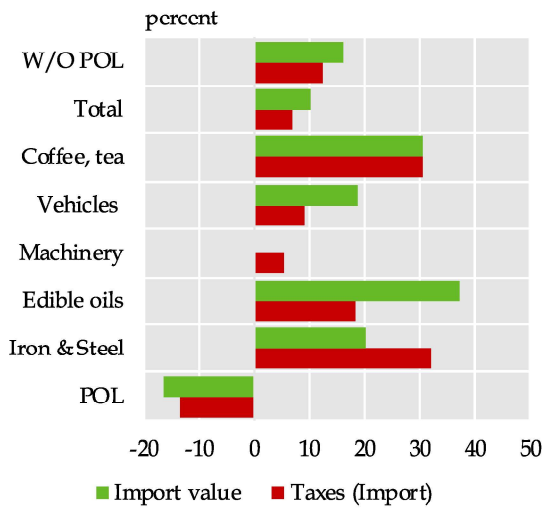
شکل 4.6: ایف بی آر کی ماہانہ ٹیکس وصولی



Source: Federal Board of Revenue

غیر توانائی اشیاء میں سگریٹ کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ اس کی وجہ اسمگل شدہ سگریٹ کے خلاف شدید کریک ڈاؤن ہے، جس کے باعث یہ مصنوعات مارکیٹ میں زیادہ مہنگی ہو گئیں، اور اس کے نتیجے میں مقامی برانڈز کی کھپت میں اضافہ ہوا۔

شکل 4.7: درآمدی ٹیکسوں اور درآمدی مالیتوں میں نمو۔ مالی سال 21ء



Source: Federal Board of Revenue

پرزوں پر عائد کسٹم ڈیوٹی کی نسبت مکمل ساختہ یونٹوں سے زیادہ کسٹم ڈیوٹی ملتی ہے (حالات گریڈ فیلڈ سرمایہ کاروں کو ابتدائی مرحلے میں مراعات ملتی ہیں)۔⁶

غذائی درآمدات سے حاصل ہونے والی تحریک بنیادی طور پر قیمت پر مبنی تھی۔ بالخصوص خوردنی تیل اور گھی سے وصولیوں میں مضبوط نمو ہوئی، جب بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے نے درآمدی قدر میں نمایاں اضافہ کیا۔ اسی طرح، چائے اور کافی کی بین الاقوامی قیمتیں بھی گذشتہ برس کی نسبت بلند رہیں، جس نے ان کی درآمدی قدر کو بڑھایا اور رواں برس بہتر وصولی میں مدد دی۔

توانائی اور غیر توانائی دونوں سے متعلق اشیاء میں اضافے نے ملکی ٹیکس وصولی کو بڑھا دیا

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں معاشی سرگرمی میں بحالی کے ساتھ ہی ملکی ٹیکسوں کی وصولی میں (مجموعی لحاظ سے) 14.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔ توانائی اور غیر توانائی دونوں سے متعلق ٹیکسوں نے اس نمو میں حصہ لیا (جدول 4.2)۔

⁶ آٹوموٹیو ڈیولپمنٹ پالیسی 2016-21ء نے نوواردوں کو مراعات فراہم کیں، جس میں یہ شامل ہیں: کاروں اور ایل سی ویز کی تیاری کے لیے کسٹم ڈیوٹی پر پانچ سالہ مدت کے لیے غیر مقامی پارٹس پر 10 فیصد اور مقامی پارٹس پر 25 فیصد کی رعایتی شرح؛ ایک مرتبہ کی بنیاد پر اسمبلی لگانے اور / یا مینوفیکچرنگ کی سہولت کے لیے پلانٹ اور مشینز کی ڈیوٹی فری درآمد۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

قرار دیا گیا تھا۔ مزید برآں، پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافہ بھی بلند وصولیوں (10.2 فیصد تک) کی وجہ بنا۔

بلند ودہولڈنگ ٹیکس اور عندالطلب وصولی کی وجہ سے بلاواسطہ ٹیکسوں میں بہتری

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلاواسطہ ٹیکسوں میں 5.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 17.4 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.3)۔ ودہولڈنگ ٹیکس اور عندالطلب وصولیوں کے تحت بہتر وصولیوں کی وجہ سے یہ اضافہ ہوا، کیونکہ رضاکارانہ ادائیگیاں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہیں۔

جدول 4.3: بلاواسطہ ٹیکس۔ پہلی ششماہی

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

م 20ء	م 21ء	نمو
19.7	38.5	95.3
248.2	256.7	3.4
544.8	569.3	4.5
105.8	90.8	-14.2
57.5	69.4	20.6
30.4	30.1	-1.2
56.7	64.8	14.3
112.8	115.7	2.6
19.9	20.2	1.6
8.6	7.2	-16.4
24.9	25.9	4.1
27.0	30.8	13.8
100.9	114.4	13.4
784.9	829.2	5.6

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

ٹیلی کام اور بینکاری شعبے میں بلند وصولیاں ودہولڈنگ ٹیکس میں اضافے کی وجہ تھیں۔ کووڈ 19 کی وجہ سے ٹیلی کام خدمات (ورچوئل میٹنگز اور آن لائن تعلیمی

جدول 4.2: پہلی ششماہی کے دوران ملکی سیلز ٹیکس کی وصولی

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

م 20ء	م 21ء	نمو
201.1	238.0	18.4
56.2	79.1	40.8
83.3	71.1	-14.7
47.3	44.3	-6.5
11.0	40.7	270.7
3.3	2.9	-12.3
356.2	401.2	12.6
46.8	54.3	16.0
16.5	29.7	79.9
20.0	29.5	47.8
5.4	12.9	138.9
4.2	5.0	18.9
43.4	52.6	21.2
557.2	639.2	14.7

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مزید برآں، گزشتہ برس کے مقابلے میں سگریٹ کی بلند قیمتوں سے بھی وصولیوں میں اضافہ ہوا۔ چینی کے معاملے میں بھی قیمت پر مبنی اسی طرح کی نمو دیکھی گئی۔⁷ اس کے برخلاف، ٹیکسٹائل کے شعبے کی وصولیوں میں اضافے کی وجہ بنیادی طور پر، بالخصوص برآمدات سے متعلق سرگرمی، میں اضافے کو قرار دیا گیا۔⁸ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ گزشتہ برس اس شعبے کے لیے صفر ریٹنگ کے نظام کو واپس لے لیا گیا تھا، جس کی وجہ سے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلز ٹیکس وصولی میں 47.8 فیصد سال بسال نمو ہوئی تھی۔ سیمنٹ اور فولاد کی صنعتوں میں سرگرمی کے نتیجے میں بھی بلاواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں تیزی آئی۔

توانائی کی ایشیا میں، ڈسکوز سے ہونے والی وصولیاں سال بسال اضافے کا سب سے بڑا ذریعہ تھیں۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں بجلی کی پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ زیر جائزہ مدت کے دوران بجلی کے نرخوں میں اضافے کو بھی اس کی وجہ

⁷ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی قیمتوں میں 25.8 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔

⁸ جی بی ایس ڈیٹا کے مطابق، ٹیکسٹائل کی برآمدات میں گزشتہ برس کی 3.9 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 7.8 فیصد نمو ہوئی۔

ایف بی آر کو دولت مند افراد کے ٹیکس واجبات کے بہتر تعین (اور ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے) میں مدد ملتی ہے، اور دوسری طرف، یہ گوشوارے جمع کرواتے وقت ٹیکس فائلرز کو اپنے اثاثوں کے درست تخمینے اور دہولڈنگ دعووں میں مدد فراہم کرتا ہے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ انکم ٹیکس کے موجودہ ڈھانچے کی خصوصیت مختلف شعبوں میں بھاری استثنا اور رعایتیں ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ٹیکس کے اخراجات تقریباً 1.0 ٹریلین روپے (مالی سال 20ء) ہیں، جو سیلز ٹیکس، انکم ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی میں تقریباً یکساں طور پر منقسم ہیں (شکل 4.8)۔⁹ حکومت نے موجودہ جی ایس ٹی کو زیادہ وسیع البنیاد وی اے ٹی ڈھانچے میں تبدیل کرنے، اور ذاتی انکم ٹیکس کے تحت بلند آمدنی والے بریکٹس کے لیے ٹیکس کریڈٹ اور کٹوتیاں ختم کرنے کا عزم کیا ہے۔ تاہم، اس ضمن میں معنی خیز اقدامات کی اب بھی ضرورت ہے۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی رقوم کی یک بارگی آمد کی عدم موجودگی کی وجہ سے نان ٹیکس محاصل میں کمی آئی

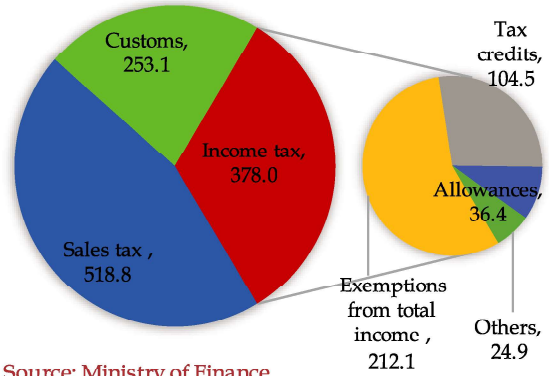
گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی نان ٹیکس محاصل میں کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کی بنیادی وجہ وزارت خزانہ کو اسٹیٹ بینک اور پی ٹی اے کی جانب سے منافع کی پست منتقلیاں تھیں، جس نے پٹرولیم لیوی کی وصولی اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس این) سے ہونے والی مارک اپ وصولیوں میں ہونے والے سال بسال اضافے کا اثر زائل کر دیا (شکل 4.9)۔

صرف پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں کمی دیکھی گئی۔ یہ بنیادی طور پر پست شرح سود اور جزوی طور پر حکومت کی جانب سے قرضے کی پست ادائیگی کے اثرات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگرچہ، دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے آمدنی کے جزدان میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی، لیکن مرکزی بینک گذشتہ برس کے مقابلے میں منافع کی بلند رقم منتقل کرنے میں کامیاب رہا۔ اس کی

سرگرمیوں کے استعمال میں نمایاں اضافہ ٹیلی کام فرمز کی زیادہ آمدنی کا باعث بنا۔ نتیجتاً، ٹیلیفون کے استعمال پر دہولڈنگ ٹیکس کی وصولیاں بڑھ گئیں۔ اسی دوران، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیونگ ڈپازٹس میں ہونے والے اضافے کے نتیجے میں بینک کے سود اور تسکات سے ہونے والی وصولیاں بڑھ گئیں۔

دوسری طرف، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران عندالطلب وصولیاں سال بسال بنیاد پر دگنی سے زیادہ ہو گئیں۔ اگرچہ محاصل کے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ ان کے امکانات کے مقابلے میں ان وصولیوں کی سطح اب بھی بہت کم ہے، تاہم اس بہتری سے محاصل کی اساس کو وسیع کرنے کے ایف بی آر کے کیے گئے متعدد انتظامی اقدامات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، بورڈ نے ٹیکس واجبات کی ادائیگی کے لیے ممکنہ ٹیکس دہندگان کو ڈیمانڈ نوٹس جاری کرنے کے عمل کو تیز کیا۔

شکل 4.8: مالی سال 20ء کے دوران تخمینہ کردہ ٹیکس اخراجات



Source: Ministry of Finance

مزید برآں، ایف بی آر نے معلومات ٹیکس رے Tax-Ray کا بھی آغاز کیا ہے، جس کے تحت، یہ افراد کے اثاثوں اور تھرڈ پارٹی ذرائع (جیسے بینکوں اور نادرا) کی جانب سے ہونے والی دہولڈنگ کٹوتیوں کی معلومات اکٹھا کرتا ہے اور افراد کو بھی ان سے آگاہ کرتا ہے۔ ایک طرف تو تھرڈ پارٹی اعداد و شمار کے ذرائع سے

⁹ ٹیکس کے اخراجات سے مراد ٹیکس کوڈ کی خصوصی دفعات ہیں جیسے استثنا، کٹوتیاں، الٹوا، کریڈٹ اور ٹیکس کی شرحیں جو مخصوص سرگرمیوں یا ٹیکس دہندگان کے گروپس کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

تھیں۔¹⁰ یہ مالی سال کے آغاز پر پیٹرول اور ڈیزل پر لیوی ریٹ میں اضافے کے ساتھ ساتھ دوران مدت بلند کھپت کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی طرح پی ایس ایز اور دیگر مقامی اداروں کو دیے گئے قرضوں پر مارک اپ میں 520 بیس پوائنٹس اضافے کی وجہ سے گزشتہ برس کے مقابلے پی ایس ایز سے حاصل شدہ مارک اپ کی وصولیاں دگنی سے بھی زیادہ ہو گئیں۔¹¹

4.3 وفاقی اخراجات¹²

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں ہونے والے 33.6 فیصد اضافے کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 5.0 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ پورے سال کے لیے مجموعی ہدف 4.7 فیصد تھا۔ اس نمو میں اہم حصہ مارک اپ اخراجات کا تھا، کیونکہ دونوں سہ ماہیوں کے دوران نان مارک اپ اخراجات (بشمول ترقیاتی امور، دفاع، پنشن اور حکومتی کے اخراجات) میں کمی واقع ہوئی ہے۔

وفاقی اخراجات جاریہ

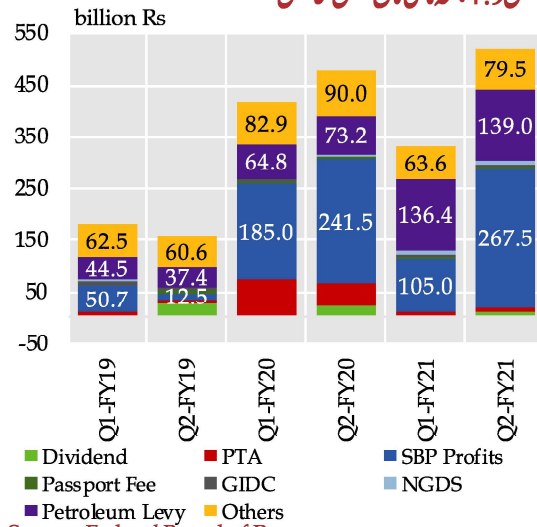
اخراجات جاریہ میں، سب سے زیادہ اضافہ مارک اپ ادائیگیوں میں ہوا جو مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.1 فیصد بڑھ گئیں، جبکہ گزشتہ برسی اسی مدت کے دوران 46.1 فیصد تھیں۔ اس نمو کا ایک بڑا حصہ پہلی سہ ماہی میں درج کیا گیا تھا؛ تاہم، دوسری سہ ماہی میں اس کی رفتار سال بسال بنیاد پر کم ہوئی۔

بیرونی قرض کے ضمن میں، مالی سال 21ء کی دونوں سہ ماہیوں کے دوران سودی ادائیگیوں میں کمی درج کی گئی۔ اس کی وجوہات یہ تھیں: (i) روپے کی قدر میں اضافہ، جس نے روپے کے لحاظ سے بیرونی قرض کی واپسی کے حجم میں تخفیف کردی؛ (ii) کووڈ کے نتیجے میں بیرونی سود کی شرح (لابور) میں کمی؛ جس نے سازگار طور پر رواں شرح قرض کے معاہدوں کی نوبت بندی کردی؛ اور (iii) قرض کی واپسی کی معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت فراہم کردہ

بنیادی وجہ دوران سہ ماہی گزشتہ مالی سال کے بقیہ فاضل منافع سے تقریباً 150 ارب روپے کے بقایا جات کی منتقلی تھی، کیونکہ مالی گوشواروں کے حتمی آڈٹ تک کچھ منافع روک کر رکھا گیا تھا۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے

شکل 9.4: سہ ماہی نان ٹیکس حاصل



Source: Federal Board of Revenue

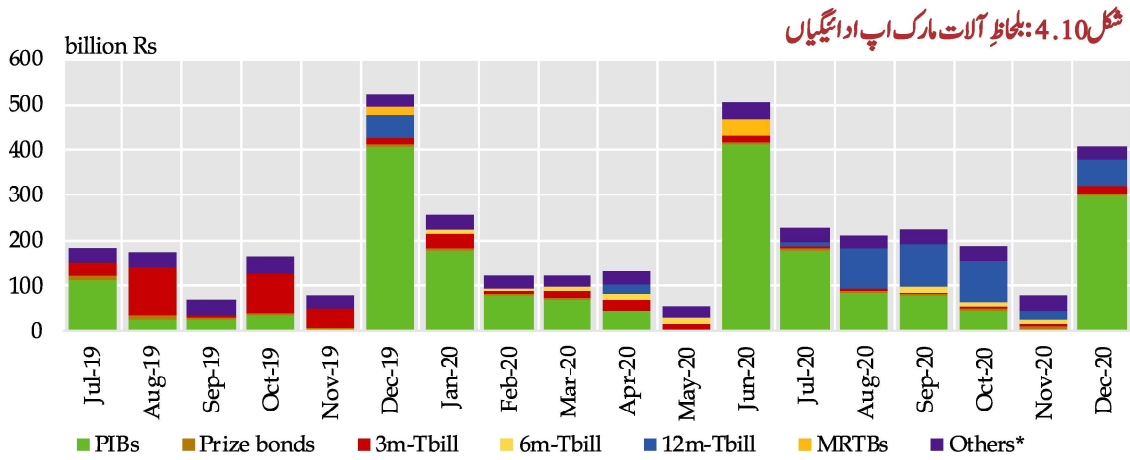
دوران پی ٹی اے کی وصولیاں بھی پست رہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ برس، موبائل فون کمپنیوں نے اپنی جی ایس ایم لائسنس کی تجدیدی فیس کا نصف پی ٹی اے کو ادا کیا تھا، جس کے نتیجے میں اس مدت میں زیادہ وصولیاں ہوئی تھیں (112.1 ارب روپے)۔ بقیہ ادائیگی کی قطعی اگلے پانچ برسوں میں بالاقساط وصول کی جائیں گی۔ لہذا، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں منتقل کی گئیں مجموعی وصولیاں 18.6 ارب روپے تک محدود تھیں۔

مذکورہ بالا این ٹی آر ذرائع کے برعکس، گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم لیوی سے ہونے والی وصولیاں تقریباً دگنی

¹⁰ حکومت نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم لیوی (450 ارب روپے) کے لیے پورے سال کے ہدف کا تقریباً 60 فیصد اکٹھا کیا۔

¹¹ سرکلر نمبر ایف-8 (2) جی ایس ون / 2018-1645، بتاریخ 09 دسمبر 2020ء، (فنانس ڈویژن، بجٹ ونگ)۔

¹² اس حصے میں کمی گئی بجٹ، علاوہ شماریاتی تفرق، اخراجات پر مبنی ہے۔



Source: State Bank of Pakistan

کے ساتھ ساتھ اساسی اثر کے نتیجے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مارک اپ ادائیگیوں کی نمو میں سال بسال بنیاد پر سست روی آئی (شکل 4.10)۔

اس سست روی کے باوجود، یہ بات قابل غور ہے کہ مارک اپ ادائیگیوں کی سطح اب بھی کافی بلند ہے، جو موجودہ وفاقی اخراجات جاریہ کا تقریباً 53 فیصد ہے۔ اہم بات یہ بھی ہے کہ کل وفاقی محاصل کا تقریباً 48 فیصد مارک اپ ادائیگیوں میں استعمال ہو گیا (شکل 4.11)، اور یہ وفاقی ترقیاتی اخراجات کے حجم سے چھ گنا زیادہ تھا۔ یہ اعداد و شمار بنیادی طور پر مارک اپ ادائیگیوں سے پیدا ہونے والے مالی تناؤ کی شدت کی عکاسی کرتے ہیں۔

نان مارک اپ اخراجات جاریہ میں نمایاں تخفیف

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان مارک اپ وفاقی اخراجات میں سال بسال بنیاد پر تخفیف دیکھی گئی۔ تین بڑی مدت میں کمی زیادہ نمایاں تھی: دفاع، پنشن، اور حکومتی امور۔ یہ بات قابل غور ہے کہ مالی سال 21ء کے لیے بجٹ میں زیادہ رقوم مختص کرنے کے باوجود، گزشتہ برس کے مقابلے میں ان مدت کے

امداد، جو کثیر فریقی اداروں، بشمول پیرس کلب، اور ایشیائی ترقیاتی بینک، وغیرہ سے پست مارک اپ ادائیگیوں پر منبج ہوئی۔ ڈی ایس ایس آئی کے ضمن میں، پاکستان کو جون 2021ء تک 3.66 ڈالر (جی ڈی پی کے 1.3 فیصد) کی ممکنہ بچت وصول ہونے کی توقع ہے۔¹³

ملکی قرضوں کی واپسی میں، دوسری سہ ماہی میں کمزور رفتار بنیادی طور پر پی آئی ٹی کوپن کی ادائیگیوں میں سال بسال کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ گزشتہ برس، دوسری سہ ماہی میں کوپن کی ادائیگیوں میں نو خاکہ بندی (re-profiling) کا اثر بھی شامل تھا، جس نے جون 2019ء میں اسٹیٹ بینک کے قرض کے اسٹاک کا تقریباً 93.0 فیصد پی آئی ٹی میں تبدیل کر دیا تھا۔¹⁴ ان پی آئی ٹی بیز کی پہلی کوپن ادائیگی دسمبر 2019ء میں واجب الادا ہوئی، جس نے سہ ماہی ادائیگیوں کو بڑھا کر 443 ارب روپے کر دیا (گزشتہ سہ ماہی کی ادائیگیوں سے 3 گنا زیادہ)۔ اگرچہ، اس کے بعد کے مہینوں میں حکومت نے پی آئی ٹی بیز کا استعمال جاری رکھا، تاہم ان کی قیمت بندی بڑی حد تک رواں شرح پر کی گئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ، ان کی کوپن ادائیگیوں نے مارچ 2020ء کے بعد سے سود کی شرحوں میں ہونے والی عمودی کمی کے اثر کو محدود کر دیا۔ چنانچہ، پست شرح سود

¹³ ڈی ایس ایس آئی کے تحت اصل اور سود کی ادائیگیوں کی جدولی ادائیگی معطل کر دی گئی ہے۔ یہ ادائیگیاں اب مالی سال 22ء اور مالی سال 24ء (جمع ایک سالہ رعایتی مدت) کے درمیان اقساط میں (وفاقی قرض)

کی جائیں گی۔ ماخذ: عالمی بینک، 19 فروری 2021ء۔ <https://www.worldbank.org/en/topic/debt/brief/covid-19-debt-service-suspension-initiative>

¹⁴ جون 2019ء میں کیے گئے قرضوں کی از سر نو خاکہ بندی کے تحت، اسٹیٹ بینک کے 70 فیصد کے قریب قرضوں کو رواں پی آئی ٹی بیز میں اور قریب 23 فیصد کو معین پی آئی ٹی بیز میں تبدیل کیا گیا۔

لیے مختص اور جاری کردہ بجٹ کے اندر ہی کیے جائیں۔¹⁶ کسی بھی اضافی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے، بنیادی طور پر بجٹ میں فنڈز کو دوبارہ مختص کر کے، وزارتوں اور ڈویژنوں کو تکنیکی ضمنی گرانٹ مختص کی گئی ہے۔¹⁷

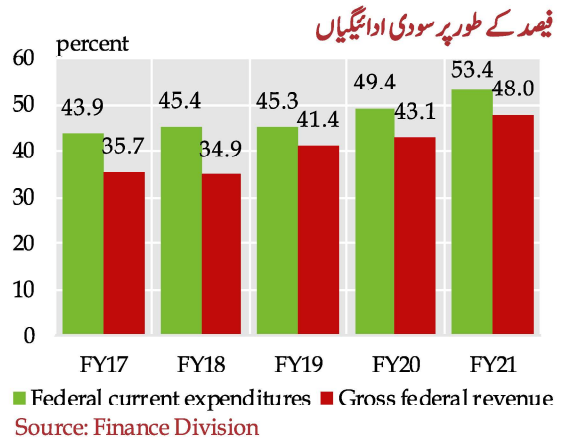
سماجی تحفظ کے پروگراموں میں، سب سے زیادہ ادائیگیاں احساس ایمر جنسی کیش پروگرام کے تحت کی گئی تھیں۔ دسمبر 2020ء کے اختتام تک 14.83 ملین مستحق افراد کو 179.2 ارب روپے تقسیم کیے گئے ہیں۔¹⁸ اسی طرح، کامیاب جوان یوتھ انٹرپرائیو ریشپ اسکیم (کے جے وائی ای ایس) کے تحت اکتوبر 2020ء تک مختلف کاروبار شروع کرنے کے لیے نوجوانوں کو 1.7 ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔

ان کے علاوہ، خصوصی افراد اور پسماندہ خواتین کے لیے احساس کفالت پالیسی سمیت سماجی بہبود کے دیگر پروگرام، بھی شروع کیے گئے۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 'احساس' کے تحت بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ضمن میں مجموعی اخراجات 66.8 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ گزشتہ برس یہ 28.5 ارب روپے تھے۔

اسی اثنا میں، کووڈ 19 کے تناظر میں معاشی محرک پیکیج۔ ای ایس پی 19 کے لیے مختص 1240 ارب روپے میں سے مالی سال 20ء کے دوران 700.0 ارب روپے خرچ ہوئے، اور باقی (540.0 ارب روپے) کو مالی سال 21ء کے لیے دوبارہ مختص کیا گیا۔ اس میں سے، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے صرف 21.6 فیصد خرچ کیے، جس میں ادائیگیاں ایس ایم ای (یونیٹی بلز کے التوا) اور زرعی شعبوں، ہنگامی امدادی فنڈ، برآمد کنندگان کو زیر التوا رقم کی واپسی، اور بجلی اور گیس کے شعبوں کی اعانت میں مرکوز تھیں (شکل 4.12)۔ یہاں یہ بات واضح

تحت کم اخراجات ہوئے۔ مزید برآں، دونوں سہ ماہیوں میں دفاعی اخراجات میں کمی دیکھی گئی۔

شکل 4.11: پہلی ششماہی کے دوران وفاقی حاصل اور اخراجات جاریہ کے



دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت کے اخراجات میں تیزی سے کمی آئی جس کی بنیادی وجہ مالی سال 21ء کے آغاز پر شروع کی جانے والی کفایت شعاری مہم تھی۔ اخراجات جاریہ کے لیے تمام گاڑیوں (ماسو موٹر سائیکلیں) کی خریداری اور نئی اسامیوں پر مکمل پابندی، دیگر سرکاری پروٹوکولز، جیسے رسالوں اور اخباروں کی فراہمی پر پابندی، یوٹیلٹی اشیا کے خرچ میں کمی، اور دوسرے روزمرہ مصارف پر پابندیاں ان میں شامل ہیں۔¹⁵

مزید برآں، پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ 2019ء کے تحت اخراجات کے انتظام کی جانچ پڑتال بھی متعارف کرائی گئی ہے۔ اس تناظر میں، نامزد پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر ملازمین سے متعلق اخراجات کی نگرانی اور ان کا انتظام کرتے ہیں تاکہ یقینی بنایا جاسکے کہ تمام اخراجات مالی کھاتوں کے بجٹ اور نقدی کے موزوں انتظام کے

¹⁵ سرکلر نمبر 7(1) ایکسپریس۔ IV / 2016-430، بتاریخ 6 اگست 2020ء، اخراجات ونگ، فنانس ڈویژن۔

¹⁶ سرکلر نمبر 2020/447 (CAO (MoF) / F.1 (3)۔ بجٹ ونگ، فنانس ڈویژن۔

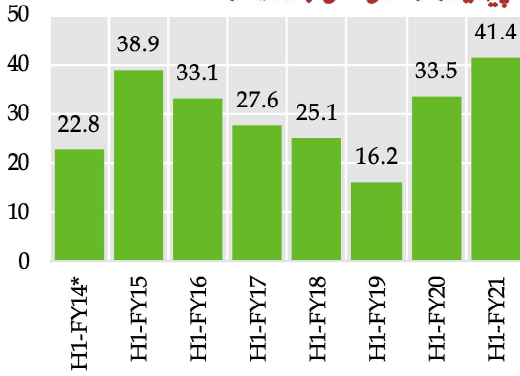
¹⁷ ششماہی بجٹ جائزہ برائے 2020-2021ء، فنانس ڈویژن۔ ویب لنک: http://www.finance.gov.pk/budget/mid_year_Budget_review_2020_21.pdf

¹⁸ http://www.finance.gov.pk/economic/economic_update_december_2020.pdf

¹⁹ مختلف سرکاری دستاویزات میں "معاشی محرک پیکیج" کی اصطلاح کا نام مختلف طور پر رکھا گیا ہے۔ کچھ جگہوں پر، اس کو معاشی محرک پیکیج کا حوالہ دیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے مقامات پر، اسے کورونا محرک پیکیج کہا گیا ہے۔

زیر جائزہ مدت کے دوران سماجی اور انفراسٹرکچر کی ترقی (بالخصوص فائنا، آزاد جموں کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت غیر مراعات یافتہ علاقوں کے لیے) وفاقی پی ایس ڈی پی کی اہم ترجیحات میں شامل رہی۔ دستیاب معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پی ایس ڈی پی کے کل فنڈز کا تقریباً 55 فیصد 20 اہم ترین منصوبوں کے لیے جاری کیا گیا تھا جس میں خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور آزاد جموں کشمیر میں علاقائی ترقی شامل ہے۔ مزید برآں، خاص طور پر خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لیے فنڈز بھی جاری کیے گئے (شکل 4.14)۔

شکل 4.13: سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے رقوم کے اجراء (مجموعی مختص بجٹ کا فیصد)



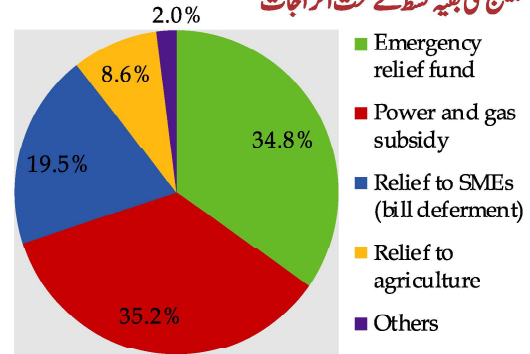
* the data before H1-FY14 is not available

Source: Planning Commission

غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والے پی ایس ڈی پی پروجیکٹس کے تحت ہونے والی ادائیگیاں سال کے لیے بڑھ کر مختص غیر ملکی بجٹ کا تقریباً 92 فیصد ہو گئیں۔ یہ رقوم توانائی کے منصوبوں کے لیے دی گئیں، جیسے جنوبی علاقوں میں بجلی کی فراہمی کے نظام میں بہتری لانے کے لیے جاپان کی مالی اعانت سے گڈو سب سٹنگل ٹرانسمیشن لائن کی تعمیر۔ مزید برآں، امریکی مالی اعانت سے منگلا پاور اسٹیشن کی بحالی اور عالمی بینک کے تعاون سے داسو ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے لیے جاری کردہ رقوم نمایاں تھیں۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ منصوبے مجموعی طور پر پی ایس ڈی پی کی کل غیر ملکی رقوم کے تقریباً 75 فیصد پر مشتمل تھے۔

کرنا ضروری ہے کہ یومیہ مزدوری والے کارکنوں کے ریلیف کے تحت دی گئی امداد (200 ارب روپے) ریلیف کے لیے سیلف رجسٹریشن کی عارضی معطلی، اور معاشی سرگرمیوں کے توقع سے پہلے ہی دوبارہ شروع ہونے کے باعث کافی حد تک خرچ نہیں کی جاسکیں۔²⁰

شکل 4.12: مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران اقتصادی محرک ٹیکنیک کی بقیہ قسط کے تحت اخراجات



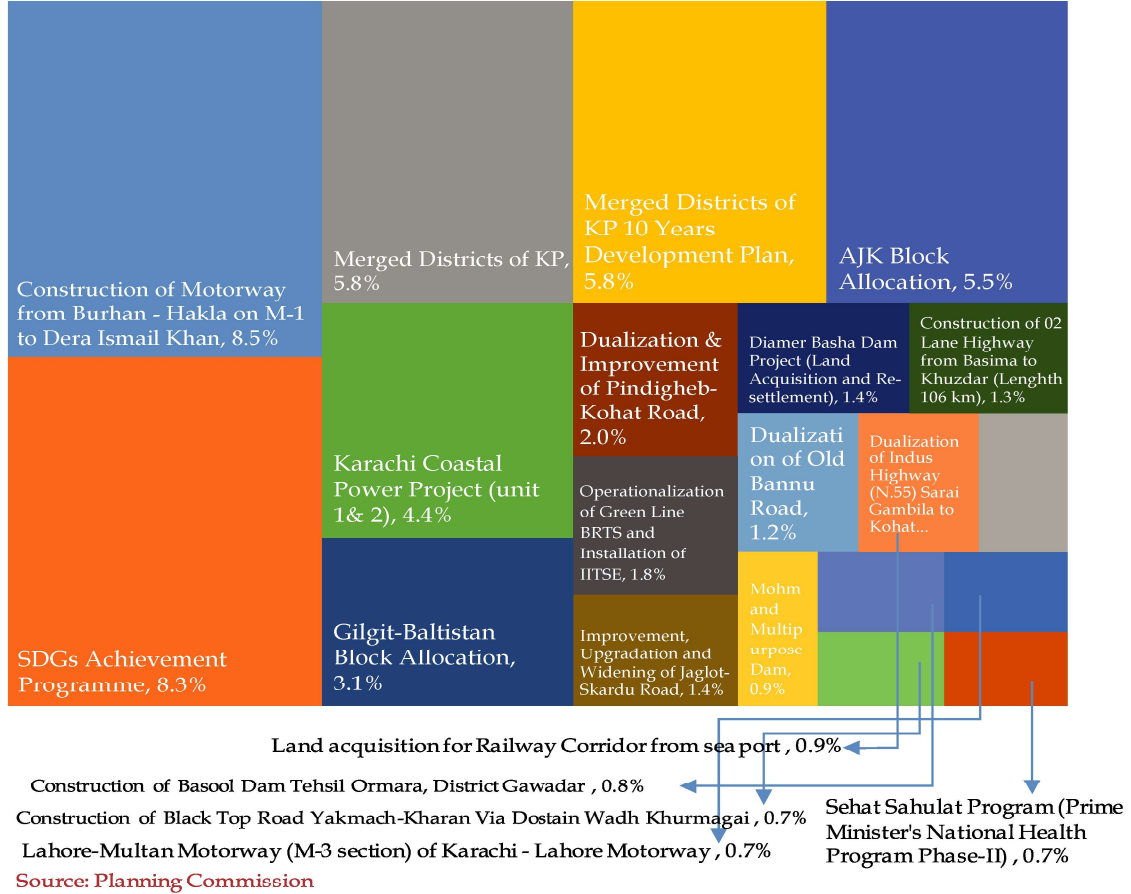
Source: Finance Division

وفاقی ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 14.4 فیصد کی کمی کے ساتھ ترقیاتی اخراجات میں سرگرمی پست رہی۔ یہ کمی دونوں سہ ماہیوں میں دیکھی گئی، تاہم دوسری سہ ماہی میں اس کا حجم زیادہ نمایاں تھا۔ ترقیاتی اخراجات میں، پی ایس ڈی پی کے اخراجات سب سے زیادہ متاثر ہوئے، کیونکہ متعلقہ وزارتوں میں گنجائش کے مسائل، جن میں تعمیراتی کام کے لیے ملازمین کا حصول، خریداری اور معاہدے شامل ہیں، منصوبوں کو مسلسل تاخیر کا شکار کرتے رہے۔ لہذا، اگرچہ مالی سال 21ء میں پہلی ششماہی کے دوران بجٹ میں مختص رقم کا تناسب کم از کم سات برسوں میں سب سے زیادہ تھا، تاہم حقیقی اخراجات پست رہے (شکل 4.13)۔ اس کے برخلاف، غیر ملکی مالی اعانت سے چلنے والے پی ایس ڈی پی منصوبوں کے تحت مختص رقم کا تقریباً 92 فیصد پہلی ششماہی کے دوران ہی حاصل کیا جا چکا تھا۔

²⁰ یومیہ مزدوری والے کارکنان کو دی جانے والی امداد (15000 روپے ماہانہ) کے لیے ذاتی اندران کے عمل کو مئی 2020ء میں عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا۔

شکل 4.14: مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی پی ایس ڈی پی کی ترجیحات - رقوم کے لحاظ سے 20 اہم منصوبے



قرضے کی عکاسی ہوئی۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت کیا گیا سرکاری کاروباری اداروں کا جائزہ مکمل ہو چکا ہے، جس کا مطلب ہے کہ ان اداروں کی تنظیم نو / ہجاری کے منصوبے ایک آگے کے مرحلے میں پہنچ چکے ہیں۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ حکومت نے پی ایس ایم کو فروخت کرنے سے قبل اس کی افرادی قوت میں بھی کمی کر دی ہے۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران، صوبوں نے 255.1 ارب روپے کا مجموعی فاضل درج کیا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 26.8 فیصد

مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں نان پی ایس ڈی پی ترقیاتی اخراجات میں، صوبوں کی وفاقی ترقیاتی گرانٹ میں تیزی سے اضافہ ہوا اور یہ 44.9 ارب روپے ہو گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ محض 16.9 ارب روپے تھیں۔ اسی طرح، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران، آئی ڈی پیز کی امداد اور بحالی کے لیے ترقیاتی اخراجات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔

اسی طرح، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ایز کی خالص قرض گاری میں نمایاں اضافہ ہوا، جس سے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) اور پاکستان اسٹیل ملز (پی ایس ایم) کی تنظیم نو کے مقاصد سے لیے جانے والے

صوبائی محاصل

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی طور پر پہلی سہ ماہی میں، این ایف سی کے تحت وفاقی حکومت سے پست منتقلی کی وجہ سے صوبائی محاصل میں معمولی کمی درج کی گئی۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، دوسری سہ ماہی میں محاصل میں 12 فیصد سال

پست تھی (جدول 4.4)۔ تاہم، چونکہ اس سال کے لیے میزانیہ فاضل پہلے ہی کم تھا (کوڈ سے متعلق ضروری اخراجات کو شامل کرنے کے لیے)، لہذا پہلی ششماہی کے دوران جمع شدہ زرفاضل سالانہ ہدف سے زیادہ ہو گیا۔

جدول 4.4: صوبائی مالیاتی کارروائیاں

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

نمو	م 21ء سہ ماہی 1	م 21ء سہ ماہی 2	م 21ء سہ ماہی 3	م 21ء سہ ماہی 4	م 21ء سہ ماہی 5	م 21ء سہ ماہی 6	م 21ء سہ ماہی 7	م 21ء سہ ماہی 8
اے۔ ٹیکس حاصل	12.0	-16.7	-1.5	14.4	999.4	658.9	1,658.3	1,683.4
وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ	8.8	-17.7	-3.5	10.5	776.1	504.0	1,280.1	1,325.8
صوبوں کے اپنے محاصل	16.1	-2.7	6.8	26.4	161.3	131.8	293.1	274.3
ٹیکس	22.0	6.9	14.7	14.2	134.1	111.8	245.9	214.4
نان ٹیکس	-6.1	-35.3	-21.2	104.8	27.2	20.0	47.2	59.9
وفاقی قرضے اور منتقلیاں	54.8	-46.4	2.3	50.0	62.1	23.1	85.2	83.2
ب۔ مجموعی اخراجات	7.6	2.1	5.1	11.4	788.7	614.5	1,403.2	1,335.0
جاری	15.0	9.2	12.3	7.9	715.1	565.9	1,281.0	1,140.4
ترقیاتی	-7.3	27.2	3.8	30.8	137.8	89.8	227.7	219.4
نثریاتی تضاد					-64.2	-41.2	-105.5	-24.8
مجموعی توازن (الف-ب)	32.1	-76.5	-26.8	27.5	210.7	44.4	255.1	348.4
مالکاری					-210.7	-44.4	-255.1	-348.4

* مالکاری میں علامت نفی سے مراد فاضل ہے۔

ماخذ: وزارت خزانہ

بسال کا مضبوط اضافہ ہوا۔ یہ بہتری دونوں بلند وفاقی منتقلیوں کے ساتھ ساتھ صوبوں کی اپنی وصولیوں میں بھی واضح تھی۔ پہلی سہ ماہی میں سال بسال منفی نمو کے بعد اس مدت میں صرف ترقیاتی مقاصد کے لیے وفاقی قرضوں اور منتقلیوں میں بھی اضافہ درج کیا گیا۔ تاہم، نان ٹیکس حاصل میں دونوں سہ ماہیوں میں سال بسال کمی ہوئی، جس کی وجہ بنیادی طور پر خیر پختہ نخواستہ اور پنجاب کو حاصل ہونے والے پست بر قابی منافع تھا۔ مجموعی لحاظ سے، کل صوبائی حاصل میں صوبائی ٹیکس وصولیوں کا حصہ بڑھ کر 14.8 فیصد ہو گیا، جو 18 ویں ترمیم کے نفاذ کے بعد کسی بھی برس کی پہلی ششماہی میں سب سے زیادہ ہے۔

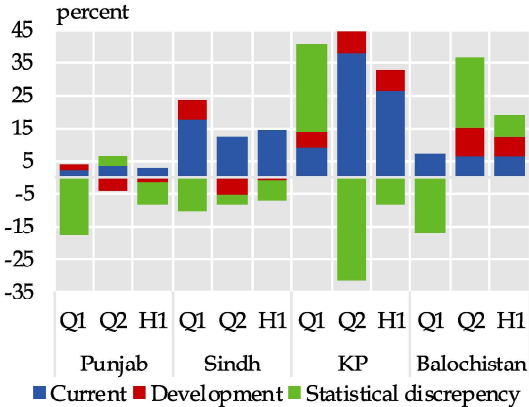
یہ بلند کارکردگی بنیادی طور پر دوسری سہ ماہی کے دوران دیکھی گئی، جب این ایف سی کے تحت بلند وفاقی منتقلیوں نے تمام صوبوں کے محاصل کو بڑھا دیا۔ مزید یہ کہ سہ ماہی کے دوران وفاقی حکومت کے ساتھ سیلز ٹیکس کی یک بارگی ٹیکس ایڈجسٹمنٹ سے صوبائی حکومتوں (پنجاب اور خیبر پختونخوا) کی اپنی وصولیوں میں بہتری آئی۔ اگرچہ، گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اخراجات (خاص طور پر اخراجات جاریہ) کی نمو میں بھی تیزی آئی، تاہم یہ محاصل کے اثرات کو محض جزوی طور پر ہی زائل کر سکی۔ نتیجتاً، تمام صوبوں نے، بشمول سندھ اور خیبر پختونخوا جنھوں نے گذشتہ سہ ماہی میں خسارہ درج کیا تھا، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں فاضل درج کیے۔

کی ظاہر کی۔ مجموعی اخراجات میں بیشتر اضافہ دوسری سہ ماہی کے دوران دیکھنے میں آیا، جب اخراجات جاریہ میں نمو 15 فیصد تک بڑھ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 9.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ترقیاتی اخراجات کے ضمن میں، دوسری سہ ماہی میں 7.3 فیصد سال بسال کمی دیکھی گئی۔

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ کچھ برسوں کے نمو کے رجحان کو برقرار رکھتے ہوئے تمام صوبوں کے اخراجات جاریہ میں اضافہ ہو گیا (شکل 4.16)۔ تاہم، صرف خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ ہوا۔ پنجاب کے ضمن میں، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی سرکاری خدمات اور معاشی امور کے علاوہ مکانات کاری اور کمیونٹی سے متعلق اخراجات نمایاں تھے۔

اسی طرح، خیبر پختونخوا کے ترقیاتی اخراجات بنیادی طور پر معاشی امور میں کیے گئے، جن میں تعمیرات، نقل و حمل، خوراک، اور زراعت شامل تھے (شکل 4.17)۔ بظاہر، خیبر پختونخوا حکومت دوران سہ ماہی وفاقی حکومت کی جانب سے بلند ترقیاتی قرضوں اور گرانٹس کی وجہ سے اپنے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کرنے کی اہل تھی۔ دریں اثنا، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں معمولی کمی کے بعد، بلوچستان میں بھی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات میں اضافہ درج کیا گیا۔

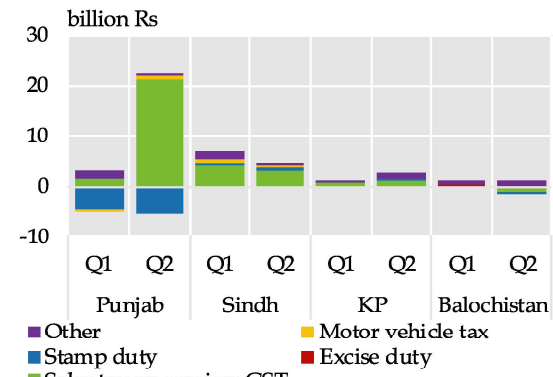
شکل 4.16: مالی سال 21ء کے دوران صوبائی اخراجات کی نمو میں حصہ



Source: Ministry of Finance

بلوچستان کے سوا، صوبائی محاصل کی دیگر تمام اتھارٹیوں نے پہلی ششماہی کے دوران خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی میں اضافہ درج کیا۔ سندھ میں، درآمدی سرگرمیوں میں اضافے کے باعث بندرگاہوں اور جہاز رانی کی خدمات میں بلند سرگرمی کے ساتھ ساتھ فرنیچر اور بیمہ خدمات کے تحت زیر التوا ادائیگیوں کی بازیابی کی وجہ سے نمو ہوئی۔ پنجاب میں بھی، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں سیلز ٹیکس کی وصولی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا (شکل 4.15)۔

شکل 4.15: مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی ٹیکس محاصل میں مطلق تبدیلی



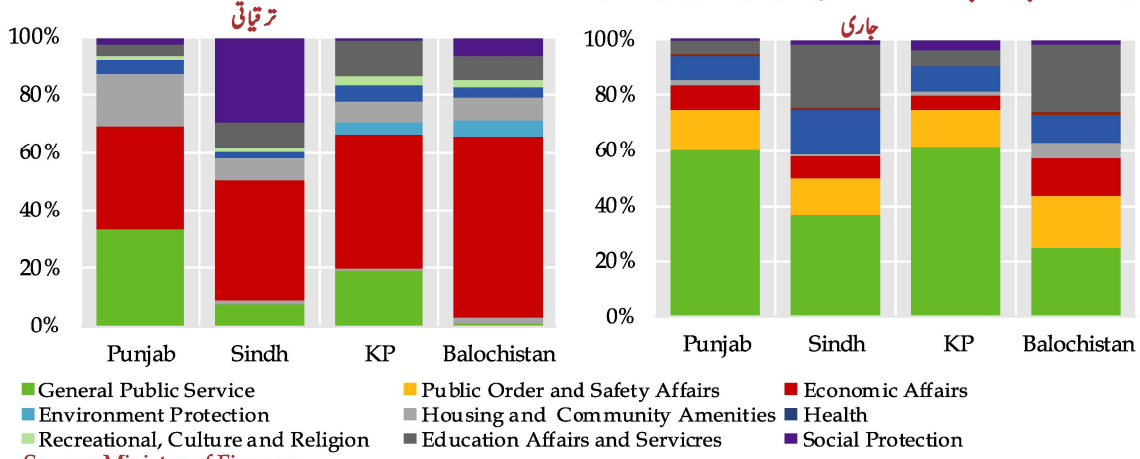
Source: Ministry of Finance

صوبائی حکام کے مطابق یہ بہتری بنیادی طور پر صوبائی ریونیو اتھارٹی اور ایف بی آر کے مابین 16.6 ارب روپے کی رقم کے کراس ان پٹ ٹیکس ایڈجسٹمنٹ (2012-13ء تا 2018-19ء) کے نفاذ کی وجہ سے ہوئی۔ اسی طرح کی ایڈجسٹمنٹ (اگرچہ 1.4 ارب روپے کی پست مقدار میں) سے خیبر پختونخوا کی ٹیکس وصولی میں سال بسال اضافے میں مدد ملی۔ ان ایڈجسٹمنٹ کو نکال دیں تو ان صوبوں کے ٹیکس محاصل کی نمونہ نسبتاً پست رہ جاتی ہے۔

صوبائی اخراجات

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مجموعی طور پر صوبائی اخراجات میں 5.1 فیصد کمی نمودار کی گئی۔ یہ نمو بنیادی طور پر اخراجات جاریہ میں اضافے اور جزوی طور پر ترقیاتی اخراجات میں معمولی اضافے سے ہوئی۔ اخراجات کے صوبہ دار تجربے سے پتا چلتا ہے کہ خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان نے اس نمو میں حصہ لیا، جبکہ پنجاب نے اخراجات میں

شکل 4.17: صوبائی اخراجات کے اجزائے ترکیبی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی



دوسری طرف، خسارے کی مالکاری گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہی جس کی عکاسی بجٹ خسارے میں برائے نام اضافے سے ہوئی۔

سرکاری قرضوں میں تقریباً سارا اضافہ ملکی ذرائع سے ہوا، کیونکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کے بیرونی قرضوں میں (جس میں آئی ایم ایف کا قرض بھی شامل ہے) صرف 29.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ درحقیقت، سرکاری بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں دوسری سہ ماہی میں کمی واقع ہوئی جب ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا، چنانچہ روپے کے لحاظ سے سرکاری بیرونی قرضوں کا ذخیرہ کم ہو گیا۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی، روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافہ ہوا تھا، تاہم اس کے نو قدر پیمائی فوائد کا حجم اتنا مضبوط نہیں تھا کہ وہ نئے قرضوں کے اثر کو زائل کر سکتا۔ مزید برآں، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بیرونی رقوم کی آمد کے باوجود، دوسری کرنسیوں (بالخصوص ایس ڈی آر) کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے

4.5 سرکاری قرضہ

مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضے کے واجب الادا ذخیرے میں 1.1 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا اور یہ دسمبر 2020ء کے اختتام پر جی ڈی پی کے 82.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو سالانہ بنیادوں پر 1.4 فیصدی درجوں کے اضافے کی نمائندگی کرتا ہے۔ آخر جون 2020ء کے مقابلے میں، جب سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کا تناسب پر 87.2 فیصد ہو گیا تھا، دسمبر 2020ء کے اختتام پر 5.0 فیصدی درجے کی کمی دکھائی دی۔²¹

گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ہونے والی نمو کے مقابلے میں سرکاری قرضے جمع ہونے کی رفتار میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی۔²² اس کمی کی بنیادی وجوہات یہ تھیں: (i) گزشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی جانب سے ڈپازٹس اکٹھے کرنے میں کمی؛ اور (ii) ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے سے ہونے والے نو قدر پیمائی فوائد، جس نے بیرونی قرضوں کی رفتار کو محدود رکھنے میں مدد دی (شکل 4.18)۔²³

²¹ جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، دسمبر 2020ء کے آخر کے اعداد و شمار اس سال کے بدنی جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

²² سرکاری قرضوں میں 2.9 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مطلق لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضے میں 1.1 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

²³ ایف آر ڈی ایل اے کی تعریف کے مطابق مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرض میں 2.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گزشتہ برس 1.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

آلات کا حصہ 85.7 فیصد تھا، جبکہ دسمبر 2019ء کے اختتام پر یہ 83.1 فیصد تھا۔ یہ بہتری پست شرح سود کے ماحول میں طویل مدتی آلات کو پرکشش بنانے کے حکومتی اقدامات کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ بالخصوص، حکومت نے نئی مدت کے ساتھ رواں شرح پی آئی بیز متعارف کروائے اور نہ صرف حکومتی تمسکات کے واجب الادا ذخیرے کو متنوع بنانے بلکہ عرصیت کے اوسط وقت کو بہتر کرنے کے لیے بھی کوپن کانیا اسٹرکچر (کوپن کی سہ ماہی ادائیگیوں کی اجازت اور پندرہ روز میں کوپن کی ری سیٹنگ کرنا) جاری کیا۔ طلب کے لحاظ سے، منڈی کے شرکا کوپن میں لپک کی وجہ سے ان آلات میں سرمایہ کاری کرنے کے خواہشمند دکھائی دیے (تفصیلات کے لیے دیکھیے، باب 3)۔

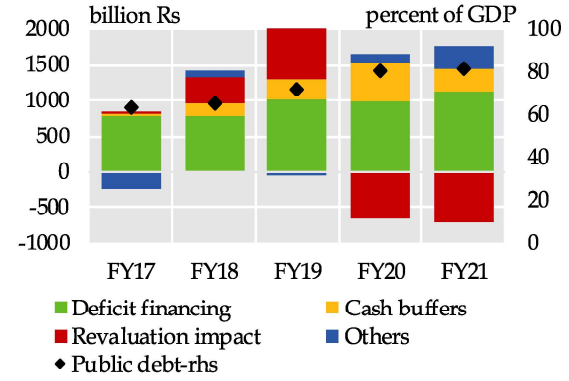
ملکی قرضہ

ملکی قرضوں کی ملکیت کا ڈھانچہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ تقریباً تمام مالکاری عمل طور پر کمرشل بینکوں کے ذریعے کی گئی۔ نان بینکوں کے ذریعے ملکی قرضوں میں ہونے والا اضافہ انتہائی کم تھا (گزشتہ برس کے 37 فیصد کے مقابلے میں 16 فیصد)، کیونکہ اداروں کو قومی بچت اسکیموں (این ایس ایس) کے پیش کش کردہ آلات میں سرمایہ کاری سے روک دیا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا ہے، حکومت پورے عرصے میں خسارے کی تسلیک سے بچتی رہی اور اس کے بجائے زیر جائزہ مدت میں 0.3 ٹریلین روپے اسٹیٹ بینک کو واپس کیے۔ لہذا دسمبر 2019ء اور دسمبر 2020ء کے درمیان واجب الادا قرضوں کے اسٹاک میں اسٹیٹ بینک کا حصہ 6.1 فیصدی درجے کم ہوا۔

جیسا کہ پہلے تذکرہ کیا گیا ہے، حکومت کے لیے ملکی قرضوں کی عرصیت کو بڑھانا، اور اسے مختلف آلات (بشمول پی ایف ایل اور اجارہ صکوک آلات) میں متنوع بنانا بھی ممکن ہو گیا، جیسا کہ شکل 4.19 میں دکھایا گیا ہے۔²⁴ حکومتی تمسکات کے سہ ماہی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے آغاز سے ہی بینکوں کی قلیل مدتی آلات کے لیے ترجیح میں اضافہ ہونا شروع ہوا، جس کی عکاسی طویل مدتی بانڈز کے بڑھتے ہوئے میعاد پریمیم سے بھی ہوئی (شکل 4.20)۔ اس کے بعد، جیسے ہی مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں سود کی شرحوں میں

ہونے والے نو قدر پیپائی خساروں نے اس اضافے میں حصہ لیا۔ دوسری طرف، دونوں سہ ماہیوں کے دوران ملکی قرضوں میں تقریباً یکساں اضافہ ہوا۔

شکل 4.18: پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضے میں تبدیلی کے ذرائع



Source: State Bank of Pakistan

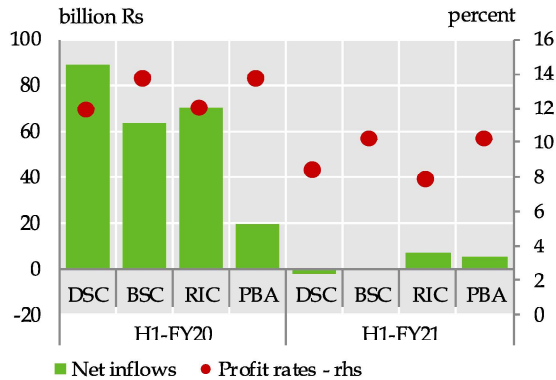
ادارہ جاتی نقطہ نظر سے، حکومت مرکزی بینک سے نئے قرضے نہ لینے کے عہد پر قائم رہی اور ملکی مالکاری ضروریات کے لیے جدولی بینکوں پر انحصار کرتی رہی۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے 269.9 ارب روپے کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت میں قومی بچت اسکیموں کے ذریعے 4.8 ارب روپے جمع کیے گئے۔ جہاں تک بیرونی قرضوں اور واجبات کا تعلق ہے، تقریباً 83 فیصد اضافہ (ڈالر کے لحاظ سے) پاکستان کے کثیر فریقی اور دو طرفہ اداروں کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلق کی نمائندگی کرتا ہے۔ دوران مدت حکومت نے کمرشل ذرائع سے بھی قرض لیا۔ یہ قرض گیریاں طویل مدتی نوعیت کی تھیں، تاہم بنیادی طور پر مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں مرکوز تھیں۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران، کمرشل قرضوں کے واجب الادا ذخیرے میں کمی آئی، کیونکہ حکومت نے اپنے قلیل مدتی واجبات کو واپس کر دیا تھا۔

سرکاری قرضوں کے مجموعی خاکہ عرصیت میں بہتری آئی کیونکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران درج شدہ سارا اضافہ طویل مدتی آلات سے ہوا۔ دسمبر 2020ء کے اختتام پر، مرکزی حکومت کے واجب الادا قرض میں طویل مدتی

²⁴ رواں شرح پی آئی بیز (پی ایف ایل) کو ابتدائی طور پر 10 سالہ عرصیت کے ساتھ مئی 2018ء میں متعارف کرایا گیا تھا، اس کے بعد جون 2020ء میں، 3 سالہ اور 5 سالہ پی ایف ایل کا بھی آغاز کیا گیا۔

جیسا کہ پہلے مذکور ہے، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں نان بینک ذرائع سے بہت کم قرضے لیے گئے۔ خاص طور پر، ٹی بلز اور پی آئی بیز میں نان بینکوں کی شرکت گذشتہ برس کی نسبت کم رہی۔ مزید برآں، قومی بچت اسکیموں کے آلات میں کمزور سرگرمی۔ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں صرف 4.8 ارب روپے کا اضافہ جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 269.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بنیادی طور پر ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی عائد کرنے اور ان آلات پر منافع کی شرح میں کمی کی وجہ سے ہوئی (شکل 4.21)۔ اگرچہ پہلی سہ ماہی میں، جب سی ڈی این ایس کے آؤٹ لیٹ لاک ڈاؤن کی وجہ سے بند ہو گئے، رسد کے حوالے سے مسائل بھی غالب رہے، تاہم، دوسری سہ ماہی میں، جب کہ تمام آؤٹ لیٹس کام کر رہے تھے، تب بھی سرمایہ کاری کمزور رہی۔

شکل 4.21: قومی بچت اسکیموں کی خالص آمدنی اور منافع کی شرحیں

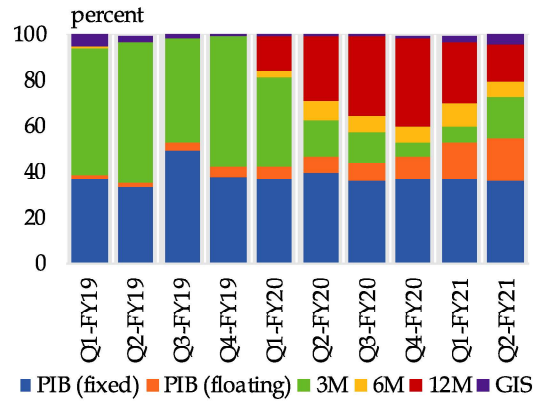


Source: Central Directorate of National Savings

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران انعامی بانڈز کے ذریعے فنڈ اکٹھے کرنے میں بھی 13.8 ارب روپے کی خالص رقم درج کی گئی، کیونکہ حکومت نے 25000 روپے مالیت والے قومی انعامی بانڈ کی فروخت بند کر دی۔ اس سلسلے میں حاملین کو تین ممکنہ طریقے فراہم کیے گئے تھے: (i) پریمیم پرائز بانڈز میں تبدیلی؛ (ii) اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ایس سی) / ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی) میں تبدیلی؛ اور (iii) عرفی مالیت پر بھنوائی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر حاملین نے ان بانڈز کی بھنوائی کا انتخاب کیا کیونکہ پریمیم پرائز بانڈز اور ایس ایس سی / ڈی ایس سی کی فروخت میں معمولی اضافہ ہوا۔

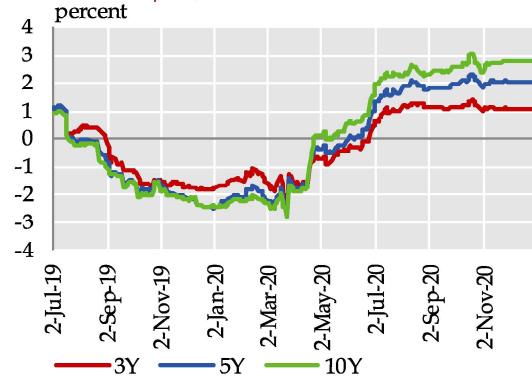
اضافے کی توقعات بڑھیں، 3 ماہی ٹی بلز کی مانگ میں اضافہ ہوا جبکہ 12 ماہی ٹی بلز اور معین شرح پی آئی بیز کی طلب کم ہوئی (باب 3)۔

شکل 4.19: ملکی قرضے میں بلحاظ آلات حصہ



Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.20: سہ ماہی ٹی بلز کے لحاظ سے میعاد پر بیم



Source: MUFAP

5 سالہ اجارہ صکوک (معین اور متغیر شرح دونوں کے آپشنز) متعارف کروائے جانے کے ساتھ، حکومت نے زیر جائزہ مدت کے دوران 363.2 ارب روپے کے فنڈز جمع کیے۔ اس آلے نے نہ صرف ملکی قرضوں کے جزدان کو متنوع بنانے میں مدد فراہم کی، بلکہ اس نے خاکہ عرصیت کو بہتر بنایا اور اسلامی بینکوں کو سرمایہ کاری کا موقع بھی فراہم کیا۔

کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی کی وجہ سے ہوا۔ نو قدر پیمائی اثرات کے علاوہ، سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں اضافہ نسبتاً پست تھا (0.8 ارب ڈالر)۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ مجموعی طور پر پاکستان کو 5.7 ارب ڈالر (سالانہ تخمینے کا 46 فیصد) کی بیرونی رقوم موصول ہوئی تھیں، جبکہ گذشتہ برس 5.9 ارب ڈالر موصول ہوئے تھے۔²⁵ تاہم، بیرونی قرضوں اور واجبات (نو قدر پیمائی خساروں کے اثرات میں ردوبدل کے بعد 0.88 ارب ڈالر) کے اسٹاک میں معمولی اضافہ دیکھا گیا تھا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیشتر ترسیلات عرصیت مکمل ہوتے قرضے اور واجبات (بشمول ریاستی ڈپازٹس) کی واپسی کی مالکاری کے لیے استعمال کی گئیں۔ کثیر فریقی ڈونرز، جیسے اے ڈی بی، آئی بی آر ڈی، آئی ڈی اے، آئی ڈی بی اور اے آئی آئی بی نے مختلف جاری منصوبوں اور اعانت میزانیہ کے لیے رقوم بھیجیں۔

گذشتہ برس کے مقابلے میں سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات کی ہیئت ترکیبی ان محاذوں پر تبدیل ہوئی۔ اس ضمن میں چار ترقیاتی خصوصیات بتائی گئی ہیں۔ اول، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں اور واجبات میں تمام تر اضافہ طویل مدتی قرضوں کے ذریعے ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 40 فیصد بیرونی قرضے قلیل مدتی قرضوں سے اکٹھے کیے گئے تھے؛ دوم، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران کثیر فریقی قرضوں کا حصہ مزید بڑھا، جو واپسی کی پست لاگت پر جمع کیے گئے تھے، (شکل 4.22)؛²⁶ سوم، گذشتہ برس کے مقابلے میں کمرشل قرضوں کا حصہ کم ہوا، زیادہ اہم بات یہ ہے کہ زیر جائزہ مدت میں قلیل مدتی کمرشل قرضوں کی ادائیگی کی گئی جس نے خاکہ عرصیت کو بہتر بنایا؛ اور آخری، مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں میں ایک تہائی اضافہ سرکاری تمسکات میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا؛ فنڈنگ کا یہ ذریعہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں دستیاب نہیں تھا۔

جزدان میں اس بہتری کے باوجود، انتظام قرض کے سلسلے میں دشواریاں سامنے آئیں۔ اولاً، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، مارک اپ ادائیگیاں مالی کھاتوں پر ایک بڑا تناؤ بن گئی ہیں۔ دراصل، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران مارک اپ ادائیگیوں میں سے تقریباً 23.0 جمع شدہ بنیادی فاضل کے ذریعے پورا کیا گیا، جبکہ باقی ماندہ کے لیے اضافی قرض لیا گیا۔

دوم، اگرچہ رواں شرح والے آلات سے حکومت کو سرکاری قرضوں کے خاکہ عرصیت میں توسیع کا موقع ملا، تاہم سرکاری قرضوں کے اسٹاک میں ان کے بڑھتے ہوئے حصے سے حکومت کے لیے نو قیمت بندی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پی ایف ایل پر منافع کی نشانیہ شرح سود میں کسی تبدیلی کے مطابق نو قیمت بندی کی جاتی ہے۔ کوپن کی بار بار ری سیٹنگ (پندرہ روز بعد) کو متعارف کروائے جانے سے، نو قیمت بندی کے اس خطرے میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ نیز، سہ ماہی کوپن ادائیگیاں (اکتوبر 2020ء میں متعارف کروائی گئی) حکومت کے لیے خطرہ سیالیت میں اضافہ کریں گی۔

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

مطلق لحاظ سے، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات (پی ای ڈی ایل) میں 2.7 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 3.7 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری نے مالکاری ضروریات کو گذشتہ برس کے مقابلے میں پست رکھا۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی کے سبب نو قدر پیمائی نقصانات سے 1.9 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جو دوران مدت سرکاری بیرونی قرضوں (ڈالر کے لحاظ سے) کے واجب الادا ذخیرے میں ہونے والے مجموعی اضافے کے 70 فیصد کے برابر ہے۔ بلحاظ کرنسی نو قدر پیمائی کے اثرات بتاتے ہیں کہ نو قدر پیمائی خساروں کا تقریباً نصف حصہ اسپیشل ڈرائنگ رائٹس (ایس ڈی آر)

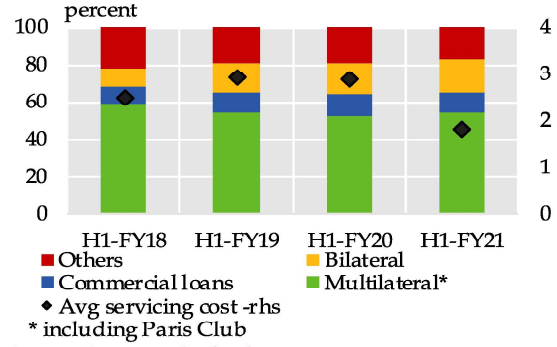
²⁵ ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، ماہانہ لیٹن غیر ملکی اقتصادی معاونت، دسمبر 2020ء

²⁶ موجودہ اور گذشتہ ششماہی میں قرض کی واپسی کی اوسط لاگت کا تخمینہ موجودہ ششماہی میں حقیقی سودی ادائیگیوں کو بیرونی قرضوں کے مجموعی واجب الادا ذخیرے کی اوسط کے فیصد کے طور پر لیتے ہوئے لگایا گیا ہے۔

کیا گیا، جاری کھاتے کے توازن میں بہتری نے دسمبر 2019ء کے اختتام کے مقابلے میں مالکاری ضروریات کو پست رکھا۔ اسی طرح، دسمبر 2020ء کے اختتام پر مجموعی ذخائر اور مجموعی بیرونی قرضے و واجبات کے تناسب اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور مجموعی بیرونی قرضے و واجبات کے تناسب میں مزید بہتری آئی۔ یہ بنیادی طور پر ذخائر میں اضافے اور مجموعی بیرونی قرضے اور واجبات میں پست نمونوں کی عکاسی کرتا ہے۔

اسی طرح، سیالیت کے اشاریوں میں بھی بہتری درج کی گئی اور قلیل مدتی قرضوں کا حصہ کم ہوا۔ گزشتہ برس، سرکاری تمسکات میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں تیزی آئی جس نے مجموعی بیرونی قرضوں میں قلیل مدتی قرضوں کا حصہ بڑھا دیا۔ تاہم، قلیل مدتی بیرونی قرضوں میں کمی کے ساتھ، مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کا خاکہ عرصیت طویل ہو گیا۔ آخر، زرمبادلہ آمدنی اور برآمدات میں بہتریوں کے ساتھ ڈی ایس ایس آئی کے تحت فراہم کردہ قرضوں میں آسانی سے قرض کی واپسی کے اظہاریوں میں بہتری آئی۔ بیرونی قرضے کی واپسی اور مبادلہ آمدنی کے تناسب میں 5.9 فیصدی درجے کی کمی آئی۔ اس تناسب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل زیر جائزہ مدت کے دوران عرصیت کے واجبات کو ادا کرنے

شکل 22.4: بیرونی قرضے میں بلحاظ زمرہ حصہ اور قرضے کی اوسط واجبی



Source: State Bank of Pakistan

بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریوں نے گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتری درج کی

پی ای ڈی ایل کی تشکیل میں کمی کے مطابق، دسمبر 2019ء کے اختتام کے مقابلے میں دسمبر 2020ء کے اختتام پر بیرونی قرض کی پائیداری کے ادائیگی قرض اور سیالیت کے تمام اشاریوں میں بہتری درج کی گئی (جدول 4.5)۔ مجموعی بیرونی قرضے اور واجبات (ٹی ای ڈی ایل) اور جی ڈی پی کے لحاظ سے سرکاری بیرونی قرضے میں بالترتیب 0.6 اور 0.8 فیصدی درجے کی کمی واقع ہوئی۔ جیسا کہ پہلے واضح

جدول 4.5: بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریے

دسمبر 16ء	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے				
مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات / جی ڈی پی	24.9	28.5	36.3	41.1
سرکاری بیرونی قرضہ / جی ڈی پی	20.2	22.5	28.7	32.5
مجموعی ذخائر / مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات	30.6	22.6	13.9	16.2
اسٹیٹ بینک کے ذخائر / مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات	24.1	15.8	7.3	10.2
بیرونی قرضے کی واپسی / مبادلہ آمدنی *	9.2	10.6	13.3	18.6
بیرونی قرضے کی واپسی / برآمدی آمدنی *	21.6	24.3	31.1	42.3
سیالیت کے اظہاریے				
قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضہ / پی ای ڈی ایل	1.9	1.9	1.3	3.2
قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضہ / مجموعی ذخائر	5.1	6.6	7.5	15.7
قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرضہ / اسٹیٹ بینک کے ذخائر	6.4	9.4	14.4	24.8

* بیرونی قرضے کی واپسی علاوہ واجبات

ماخذ: اسٹیٹ بینک کے عملے کے تجزیے

کے لیے محض 12.0 فیصد زر مبادلہ آمدنی درکار تھی۔ اگر برآمدی وصولیوں کے تناظر میں دیکھا جائے تو بیرونی قرضے کی واپسی تقریباً ایک تہائی برآمدات کے مساوی تھی۔ تاہم، بیرونی قرضوں کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے، ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر اور آمدنی کی سطح کو بڑھانے کی ضرورت ہے، تاکہ قرض کے واجبات آسانی سے ادا کیے جاسکیں۔

